نوافل کی تعداد معین کیے بغیر منت مانی، تو کتنے لازم ہوں گے؟

ریفرنس نمبر:Nor-11886 تاریخ:26-11-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے یوں منت مانی کہ **"میرے بیٹا ہوا تو میں گیارہ فقیروں کو ایک وقت کا کھانا کھلاؤں گا، اور شکرانے کے نوافل پڑھوں گا۔"** نوافل کی منت زید نے **مطلق** مانی تھی اس میں رکعات کو معین نہیں کیا تھا۔

اب اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے زید کے ہاں بیٹے کی ولادت ہوئی ہے، آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ اس صورت میں اس منت کا کیا شرعی حکم ہوگا؟ رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اولاً تو یہ یاد رہے کہ اگر کوئی شخص ایسی کسی چیز کی منت مانے کہ اس کی جنس سے کوئی واجب ہو اور وہ اس منت کو کسی ایسے کام پر معلق کرے جس کام کا ہونا وہ چاہتا ہو تو اب شرط پائے جانے کی صورت میں اس منت کا پورا کرنا اس پر واجب ہو جاتا ہے، اب جبکہ صورت مسئولہ میں وہ شرط پائی گئی یعنی زید کے بیٹا پیدا ہو گیا، **تو صورتِ مسئولہ میں زید پر لازم ہے کہ وہ اپنی اس منت کو پورا کرے یعنی گیارہ فقیروں کو ایک وقت کا کھانا کھلائے اور دو رکعات نفل ادا کرے،** کیونکہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق اگر کسی شخص نے نماز کی منت مانتے وقت رکعات کو معین نہ کیا ہو تو اس صورت میں دو رکعت نماز پڑھنا اس پر لازم ہے۔

شرط پائے جانے کی صورت میں منت کو پورا کرنا واجب ہوتا ہے۔ جیسا کہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:" **فان علقه بشرط يريده** كان قدم غائبي او شفى مريضي **يوفي وجوباً ان وجد الشرط**، ملخصا "یعنی اگر کوئی شخص نذر کو ایسی شرط پر معلق کرتا ہے جس کا ہونا اسے پسند ہو، جیسا کہ وہ کہے اگر اللہ تعالیٰ میرے غائب کو واپس لوٹا دے یا اللہ تعالیٰ میرے مریض کو شفا دے دے، تو اب شرط پائے جانے کی صورت میں اس نذر کو پورا کرنا ہی واجب ہوگا۔

(الدر المختار، کتاب الایمان، ج05، ص542-543، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے:" **اگر ایسی چیز پر معلق کیا کہ اوس کے ہونے کی خواہش ہے**، مثلاً: اگر میرا لڑکا تندرست ہو جائے یا پردیس سے آجائے یا میں روزگار سے لگ جاؤں، تو اتنے روزے رکھوں گا یا اتنا خیرات کروں گا، **ایسی صورت میں جب شرط پائی گئی یعنی** بیمار اچھا ہو گیا یا لڑکا پردیس سے آگیا یا روزگار لگ گیا **تو اوتنے روزے رکھنا یا خیرات کرنا ضرور ہے۔** یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ کام نہ کرے اور

اس کے عوض میں کفارہ دیدے۔" (بہارشریعت، ج02، ص314، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

منت میں جتنے فقیروں کو جتنے وقت کا کھانا کھلانے کی نیت کی ہو، تو اسی نیت کے مطابق عمل کرنا ہو گا، جیسا کہ مبسوط اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ والنظم للاخر:" إذا جعل الرجل لله على نفسه طعام مساكين فهو على ما نوى من عدد المساكين وكيل الطعام وإن لم يكن له نية فعليه إطعام عشرة مساكين لكل نصف صاع من حنطة كذا في المبسوط "یعنی اگر کسی شخص نے اللہ عزوجل کے لیے مساکین کے کھانے کو اپنے اوپر لازم کیا، تو جتنے مساکین کو جتنی مقدار کھانا کھلانے کی اس نے نیت کی ہو، تو اسی نیت کے مطابق منت کو پورا کرنے کا حکم ہو گا اور اگر اس کی کوئی نیت نہ ہو، تو اس صورت میں اس پر دس مساکین میں سے ہر ایک مسکین کو نصف صاع گندم کی مقدار کے برابر کھانا کھلانا ضروری ہو گا، جیسا کہ مبسوط میں مذکور ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، کتاب الایمان، ج01، ص66، مطبوعہ پشاور)

بہار شریعت میں ہے:" اگر فقیروں کے کھلانے کی منّت مانی، تو جتنے فقیر کھلانے کی نیت تھی اتنوں کو کھلائے۔۔۔اور دونوں وقت کھلانے کی نیت تھی، تو دونوں وقت کھلائے اور ایک وقت کا ارادہ ہے، تو ایک وقت۔ ملتقطاً"

(بہارشریعت، ج02، ص315، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا:" زید نے نذر مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے گا، تو میں اپنے احباب کو کھانا کھلاؤں گا، تو کیا اس طرح کی منت ماننا اور اس کا ادا کرنا زید پر واجب ہو گا یا نہیں؟" آپ علیہ الرحمۃ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:" اگر احباب سے مراد خاص معین بعض فقراء و مساکین ہوں، تو وجوب ہو جائے گا۔"

(فتاوی رضویہ، ج13، ص584، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

منت میں نماز کی رکعات کو معین نہ کیا ہو، تو دو رکعت ادا کرنا لازم ہے۔ جیسا کہ بحر الرائق اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ والنظم للاخر:" إذا قال: لله علي أن أصلي لزمه ركعتان وكذا إن قال: أصلي صلاة "یعنی اگر کسی شخص نے کہا کہ اللہ عزوجل کے لیے مجھ پر لازم ہے کہ میں نماز ادا کروں، تو اس صورت میں اس پر دو رکعت لازم ہوں گی، یونہی اگر وہ اس طرح کہے کہ میں نماز ادا کروں گا۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الایمان، ج01، ص65، مطبوعہ پشاور)

بہار شریعت میں ہے:" نماز پڑھنے کی منّت مانی اور رکعتوں کو معین نہ کیا، تو دو رکعت پڑھنی ضروری ہے۔"

(بہارشریعت، ج02، ص315، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

20 ربیع الثانی 1443ھ/26 نومبر 2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے